Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

مسیح موعود نمبر

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۷۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲۰ امان ۱۳۵۵ہش ۲۰ مارچ ۱۹۷۶ء	نمبر ۶۵

منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

شانِ اسلام

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے ÷ اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا ÷ اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

دنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں ÷ آخر ہوا یہ ثابت۔ دار الشفا یہی ہے

دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت ÷ پی لو تم اس کو یارو۔ آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج ÷ پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن۔ بلا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی ÷ اے طالبانِ دولت ظلِ ہما یہی ہے

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر ÷ مجھ کو جو اس نے بھیجا۔ بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یارِ دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ رامان ۱۳۵۵ھش

۲۰ مارچ ۱۹۷۶ء

بیعت کا مقدس عہد اور اس کا انقلاب انگیز ثمر

آج سے ۸۷ سال قبل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عین وقت پر مبعوث ہو کر ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لی اور سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا۔ یہ بیعت اس غرض کے ماتحت لی گئی تھی کہ بیعت کنندگان آپ کے اعیان و انصار بن کر دلائل و براہین آسمانی نشانوں اور اسلام کے عملی نمونہ کے ذریعہ اسلام کی صداقت کو نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان اور کُل انبیاء علیہم السلام پر آپؐ کی فضیلت کو دنیا پر آشکار کریں اور اسلام کو کُل ادیان پر اور اُمتِ مسلمہ کو کُل ملّتوں پر غالب کرنے کے لئے جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کا عہد باندھیں۔

مامورینِ الٰہی کی بعثت کی غرض محض اشاعتِ حق نہیں ہوتی بلکہ وہ اس سے بڑھ کر ایک اَور کارنامہ بھی سرانجام دیتے ہیں اور وہ یہ کہ وہ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ عملی فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہوتا ہے اور اسے دُور کرنے کی تمام ظاہری کوششیں بیکار ثابت ہو رہی ہوتی ہیں اخلاقی درستی کے ذریعہ اپنے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کر کے ان کا خدا سے تعلق قائم کر دکھاتے ہیں اور پھر وہ تبدیلی یافتہ انسان دوسرے لوگوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی لانے کا وسیلہ بنتے ہیں۔ اس طرح ایک چراغ سے دوسرے چراغ روشن ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ تمام نوعِ انسان اور پورے معاشرہ کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے باذنِ الٰہی ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جس سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تھا اُس کی غرض یہی تھی کہ تقویٰ شعار لوگوں کی ایک جماعت بنائی جائے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتحاد و اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت اور نتائجِ خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں۔ اسی لئے آپ نے یحی الدّین و یقیم الشریعۃ کی رُو سے اپنی بعثت کی دو خاص اغراض بیان فرمائیں۔ اوّل آپ نے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ عاجز تو محض اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہے تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔" (حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲، ۱۳)

اور دوم آپ نے لوگوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کر کے انہیں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کے قابل بنانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے .... سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو مَیں انہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴)

آپ نے اپنی بعثت کی ان ہر دو اغراض کو بتائید و توفیقِ الٰہی اس شان سے پورا کیا کہ ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات پر اخبار "وکیل" امرتسر نے جس کے ایڈیٹر اُس وقت مولانا ابوالکلام آزاد تھے جو طویل ادارتی نوٹ شائع کیا وہ اپنی ذات میں ان اغراض کی تکمیل کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس نوٹ میں اخبار مذکور نے لکھا:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مٹانے کے لئے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جاوے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھلا جاتے ہیں۔" (اخبار "وکیل" امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

اور اس کے دو سال بعد یعنی ۱۹۱۰ء میں علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنے ایک لیکچر میں ان اغراض کے پورا ہونے کی ان الفاظ میں تصدیق کی:۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔" (ملّتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

مذہبی اور عقلی دنیا میں آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے اس انقلابِ عظیم اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی شکل میں ظاہر ہونے والے اسلامی سیرت کے اس ٹھیٹھ نمونہ کا ہی ایک لاثانی اور عدیم النظیر ثمرہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو اُس زمانہ سے ہی اطراف و جوانبِ عالم میں اشاعتِ اسلام کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور اس کی بے لوث اور انتھک تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہر قوم اور ہر ملّت کے لوگ اسلام میں داخل ہو ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں حتّٰی کہ بڑے بڑے مخالفینِ احمدیت بھی جماعت احمدیہ کی اس لاثانی خدمتِ اسلام کا اعتراف کرتے چلے آ رہے ہیں چنانچہ مفکرِ احرار چوہدری افضل حق صاحب نے لکھا:۔

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا، ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔" (فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۲۴)

اور جناب ایڈیٹر صاحب اخبار کشمیری نے تبلیغ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی مثالی اور لاثانی جدّ و جہد کا ذکر کرتے ہوئے گواہی کے رنگ میں لکھا:۔

"امریکہ، افریقہ، یورپ کے ممالک میں اگر کوئی مسلمان تبلیغ کے لئے جاتا ہے تو یہی احمدی۔ اگر جرمنی یا لندن میں کوئی مسجد تعمیر کرتا ہے تو یہی مرتد لوگ۔ اگر فتنہ ارتداد کے لئے مبلغوں کے باقاعدہ بھیجنے کا انتظام سب سے پہلے کوئی کرتا ہے تو یہی جماعت۔ اگر لندن کی کانفرنس مذاہب میں اسلام پر کوئی لیکچر دیتا ہے تو یہی لوگ۔ ہم احمدی نہیں ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایک بات انکی سب لوگ اختیار کر لیں وہ یہ کہ سب لوگ ایک نظام کے ماتحت رہیں۔" (اخبار کشمیری ۲۰ نومبر ۱۹۲۴ء)

اور مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" نے گواہی کا حق یوں ادا کیا جبکہ انہوں نے اپنے اخبار میں لکھا:۔

"ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابلِ ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے؟ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپی ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔" ("زمیندار" لاہور دسمبر ۱۹۲۶ء)

اور اب تو تبلیغِ اسلام کی مساعی میں اُس وقت کے مقابلہ میں بہت زیادہ وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ ایک عظیم الشان انقلاب ہے جو پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتا چلا آ رہا ہے۔ یہ دنیا پر محیط ہوتا چلا جائیگا یہاں تک کہ وہ وقت آ جائیگا جسکی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ان الفاظ میں بشارت دی ہے:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا .... (اُس وقت) دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا (یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

دنیا والے تمام کے تمام اکٹھے ہو کر بھی زور لگا لیں وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اس عظیم بشارت کے پورا ہونے کو روک نہیں سکتے۔ اسلام غالب آئے گا اور آئے گا بھی اُسی جماعت کے ذریعہ جس کی بنیاد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلۂ بیعت کا آغاز کر کے خدا تعالیٰ کے اذن کے ماتحت رکھی تھی اور اس بشارت کے پورا ہونے کو بیعت کے مقدس عہد کا انقلاب انگیز ثمر قرار دیا تھا۔ ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا اس لئے کہ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اَے دانشمندو اِس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت ایک آسمانی روشنی نازل کی

خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے الہام اور بہت سے علوی عجائبات اور روحانی حقائق کیساتھ بغرض اعلائے کلمۂ اسلام مبعوث کیا ہے

تم شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ گذر گئے وہ تم نے پالیا اب اسکی قدر کرنا یا نہ کرنا تمہارے اختیار میں ہے

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچّے محبّو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اسکی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمالِ صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسُوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلّی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی رُوحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنیوالے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔۔ عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمان داری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی سُرنگیں تیار کر رہی ہے اور عیسائی لوگ اِسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جان کاہی سے پیدا کر کے ہر ایک راہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صُورتیں تراشی جاتی ہیں اور اس انسانِ کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسُولوں کا سردار تھا۔۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔

سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچّے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرّف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتّھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اِس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دُنیا میں آتا۔۔۔ اے دانشمندو! تم اِس سے تعجّب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اِس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔ تعجّب تو اِس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں ہمیشہ تعلیم قرآن کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر تعجّب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسولؐ کی یہ صاف اور کُھلی کُھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا سو یہ تعجّب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پُورا کر دیا اور اپنے رسولؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کیلئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے اور بیشمار رُوحیں اسکے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا اب اسکی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے"۔

(فتح اسلام صـ۲ تا صـ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام

"مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار"

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
پر نہ چھوڑا ساتھ تُو نے اے مرے حاجت برار
اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پنہ
بس ہے تُو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار
نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
اِس قدر مجھ پہ ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
دِن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار
اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تُو نہ آیا بن کے یار
فضل کے ہاتھوں سے اب اِس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سُن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
کیا سلائے گا مجھے تُو خاک میں قبل از مراد
یہ تو تیرے پر نہیں امّید اے میرے حصار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اِس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار
قوم میں فسق و فجور و معصیّت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر ٭ پھیر دے اب میرے مولیٰ اِس طرف دریا کی دھار

دیکھو ظہورِ مہدئؑ مِنَ الآخریں ہوا

اُٹھو! قریب غلبۂ اسلام کے ہیں دن ٭ دیکھو ظہورِ مہدئؑ، مِنَ الآخریں ہوا
باطل کا جوش، ہوش سے بیگانہ ہو گیا ٭ حق، اہلِ حق کے ساتھ قریں سے قریں ہوا
غوغا ہمارے قتل کا دَیر و حرم میں ہے ٭ چرچا تمہارے حُسن کا اب ہر کہیں ہوا
رفتار ہے کہ بادِ بہاراں ہے وجد میں ٭ گلشن سے بے نیاز گُل و یاسمیں ہوا
دِل ہو چلا ہے عشق سے کچھ لذت آشنا ٭ زہر آب حادثوں کا مئے و انگبیں ہوا
ہر مُدّعی کے واسطے دار و رسن کہاں ٭ "منصور بخت" مورِدِ صد آفریں ہوا
تیری نوازشوں نے گُلستاں کِھلا دئے ٭ مائل بہ گریہ جب کبھی قلبِ حزیں ہوا
ہے حَسْبُنَا اللّٰہ، قاطِعِ آلامِ زندگی ٭ یہ دِلنواز نکتہ، میرے دِل نشیں ہوا
رُسوائے دہر، لیک تیرے دَر کا ہُوں گدا ٭ تُو پاس ہے تو دِل میرا عرشِ بریں ہوا
آفاتِ روزگار نے اِنساں بنا دیا ٭ "سَو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا"

راشد ہے شش جہات میں اِک روشنی تیری
نازاں ہے اِک جہان کہ تُو نازنیں ہوا

(ماسٹر عنایت اللہ راشد۔ بوریوالہ)

یُوں سلسلۂ عالَمِ روحانیاں چلا

تاثیر و جذب جن کو خدا سے ہوئے عطا
کرتے ہیں زُہد و ذوق و حلاوت سے آشنا
اُن سے گریز کر کے پنپنا محال ہے
ایسے کہ جیسے شاخ تنے سے رہے جُدا
اُن سے ملے، ہے خواہشِ نشو و نما جسے
بیگانگی حجاب ہے گرد و غبار کا
دِل ہے تو دِل شکارِ غرور و اِبا نہ ہو
کیا دِل جو ذوق و شوق سے نا آشنا رہا
اِنساں کا جِسم لے جنم انساں کے جسِم سے
یُوں سلسلۂ عالَمِ روحانیاں چلا

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کی آخری جنگ میں غلبۂ اسلام کے لئے مبعوث کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کے بے شمار بطون سکھائے۔ آپ نے اسلام کے عظیم جرنیل کی حیثیت میں اسلام کی کامیاب مدافعت کی

خدا کی قدرت کا ہاتھ آپ کے ساتھ ہے آپ اکیلے تھے مگر آج آپ ایک کروڑ بن چکے ہیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اُمتِ مسلمہ میں ہر صدی میں لاکھوں کی تعداد میں وہ مطہرین کا گروہ پیدا ہوتا رہا جس نے قرآن کریم کی حقیقت کو پہچانا اور صحیح رموزِ قرآن اُنہوں نے کتابِ مبین سے بھی حاصل کئے اور کتابِ مکنون کے حصّے جو وہ دُنیا کے سامنے پیش کرتے تھے وہ بھی اپنے ربّ سے سیکھے اور اب ہم اس زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں جس زمانہ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ اسلام کی حق و صداقت کی شیطانی قوتوں سے آخری جنگ ہوگی۔ اور آپ تاریخِ انسانی پر نظر ڈالیں مذہب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اور مذہبِ اسلام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اتنے حملے اِس کثرت کے ساتھ، اِس شدت کے ساتھ، اِس قسم کے دجل کے ساتھ اور ظاہر میں ملمع چڑھا کر اس قسم کے مؤثر بنا کر اعتراضات نہیں ہوئے جتنے آج ہو رہے ہیں۔ دشمن کا حملہ کتابِ مبین سے تعلق رکھنے والا بھی ہے یعنی جو پہلے اعتراضات ہیں وہ بھی دُہرائے جا رہے ہیں اور نئی روشنی میں بدلے ہوئے نئے حالات میں نئے اعتراضات بھی کئے جا رہے ہیں۔ اتنا زبردست حملہ اسلام پر ہے کہ اِس سے قبل کے زمانہ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ نہ مستقبل میں اِس قدر شدید حملہ کا تصوّر کیا جا سکتا ہے کیونکہ حملہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اتنا شدید حملہ کہ بعثتِ مہدی علیہ السلام سے چند سال قبل ہندوستان کے پادریوں نے یہ اعلان کیا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے اور "خداوند یسوع مسیح" کی ایسی برکتیں اِس ملکِ ہند میں پھیلنے والی ہیں کہ اِس ملک میں اگر کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی مسلمان کا چہرہ دیکھ سکے تو اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی کیونکہ ایک بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ یہ شدت تھی اس حملہ میں۔ پھر ہندوستان سے باہر والوں نے یہاں تک اعلان کیا کہ خانہ کعبہ پر (نعوذ باللہ) خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرائے گا۔ اس قسم کے شدید حملے تھے۔ اِن حملوں کی شدت بتا رہی تھی کہ پیشگوئی میں جو یہ کہا گیا تھا کہ اس آخری جنگ کو فاتح کی حیثیت میں اُمتِ محمدیہ کا جرنیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فرزند جو دنیا میں بھیجا جائیگا وہ مہدی اور مسیح کے لقب سے آئے گا۔ اسلام پہ حملے بتا رہے ہیں کہ مسیح و مہدی کی ضرورت ہے۔ اسلام پہ اتنا شدید حملہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تین ہزار نئے اعتراضات عیسائیوں کی طرف سے اسلام پر کئے جانے والے جمع کئے ہیں۔ پھر آپ نے کہیں اعتراض کا ذکر کر کے اور کہیں ذکر کئے بغیر اسلام کی تعلیم اس طرح پیش کی کہ وہ اعتراض دُور کرتی چلی گئی۔ بہرحال میں اس وقت یہاں اپنے مضمون کے سلسلہ میں یہ بتا رہا ہوں کہ اتنا شدید حملہ اسلام پر جو ہوا وہ پکار رہا تھا اور آسمان اور زمین پکار رہی تھی کہ اگر اسلام نے دُنیا میں قائم رہنا ہے تو مہدی کو اِس وقت ہی آنا چاہیئے۔ پھر خدا تعالیٰ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارتیں دی تھیں جو اپنے وعدوں کا پکا اور سچا ہے اور متصرفانہ قدرتوں کا مالک ہے اُس نے مہدی علیہ السلام کو بھیج دیا۔ مہدی اور مسیح علیہ السلام آ گئے اور یہ جو بپھری ہوئی طوفانی موجوں کی طرح عیسائی پادری اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے کہاں گئیں وہ موجیں اور کہاں گئیں اُن کی شوخیاں؟ وہ پیچھے ہٹے اور پسپا ہو گئے۔ لیکن بہتوں کو ابھی یہ چیز نظر نہیں آ رہی کیونکہ ابھی وہ آخری فتح مہدی کو اور آپ کی فوج کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو حاصل نہیں ہوئی جو مقدر ہے جس کے نتیجہ میں اسلام کو آخری غلبہ حاصل ہونا ہے، جس کے نتیجہ میں اسلام کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لینے والا ہے اور ساری دُنیا میں پھیل جانے والا ہے۔ وہ مہدی علیہ السلام آیا اور جس قسم کے شدید حملے ہو رہے تھے اُس نسبت کے ساتھ بڑی تعداد میں بڑی گہرائیوں اور بڑی رفعتوں والے بطونِ قرآنی آپ نے دُنیا کے سامنے پیش کئے۔۔۔

۔۔۔ساری دُنیا اسلام کو مٹانے کے لئے اکٹھی ہو گئی اور اِس وقت جو دُنیا کے اسلام کہلاتی ہے وہ سوئی ہوئی تھی۔ ان کو تو اُن اعتراضوں کا بھی علم نہیں تھا، ان ہتھیاروں کا علم نہیں تھا جن سے اسلام پر حملہ ہوا تھا۔ اس وقت ایک شخص تھا جو راتوں کو خدا کے حضور جھک کے اُس کی امداد کا طالب ہوتا تھا اور اس کی دی ہوئی مدد سے دن کے اوقات میں وہ دُنیا کے سامنے اسلام کے پہلوان کی شکل میں ایک عظیم جرنیل کی صورت میں آتا اور اسلام کی مدافعت بھی کرتا۔ اسلام کی خوبیاں بیان کر کے دلوں کو جیتتا تھا۔ وہ اکیلا آج ایک کروڑ کیسے بن گیا؟ خدا کی قدرت کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء کے بغیر دُنیا کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمیں تو اس بات کی تسلی ہے لیکن تمہیں کس چیز کی تسلی ہے جو تم ہمارے رستہ میں روک بننا چاہتے ہو؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم میں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے؟ یا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اسلام تمہاری ہی باتوں سے اُن اعتراضات کی یلغار سے بچ جائے گا جن کو نہ اعتراض کی سمجھ، نہ اس کی مدافعت کی طاقت اور علم۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی عقائدِ صحیحہ اور قرآنی صداقتوں کے بارہ میں

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا پیش کردہ علمِ کلام اور اس کی مقبولیت

(شیخ خورشید احمد)

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے وہ آسمانی نقیب ہیں جن کی بعثت کی بشارت خود سرورِ کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ اسلام کے اِس بطلِ جلیل کی بعثت کا مقصد خود اللہ تعالیٰ نے "یحی الدّین ویقیم الشّریعۃ" مقرر فرمایا۔ یعنی وہ اسلامی عقائدِ صحیحہ اور قرآنی صداقتوں کو ان کی اصل اور خالص شکل و صورت میں از سرِ نو دُنیا میں قائم کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خود اپنی بعثت کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "یہ عاجز تو محض اِس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دُنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲، ۱۳)

(۲) "خدا تعالیٰ نے اِس زمانہ کو تاریک پاکر اور دُنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دُنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی کا ایک ایک دن اِس امر پر گواہ ہے کہ آپ نے اپنی بعثت کے مقصد کو ہر لمحہ پیشِ نظر رکھا اور اسے نہایت شاندار طریق پر پورا کیا۔ مخالفینِ اسلام کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور افتراپردازیوں کی وجہ سے اور پھر مختلف مذاہب اور تہذیبوں کے اثرات کے ماتحت خود اپنوں میں رائج ہوجانے والے خلافِ اسلام اعتقادات و بدعات کے باعث اسلام کے روشن، حسین اور دلرُبا چہرے پر تاریکیوں کے جو پردے چھا گئے تھے آپ نے ایک ایک کرکے انہیں چاک کیا اور حقیقی اسلامی اور قرآنی تعلیم کو ایسے رنگ میں پیش فرمایا کہ آج دُنیا بظاہر آپ کی مخالفت کرنے کے باوجود اسے اپنانے پر مجبور ہو رہی ہے۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ آج پڑھے لکھے طبقوں اور علمی حلقوں کی طرف سے جس رنگ میں مختلف اسلامی مسائل و اعتقادات کو پیش کیا جاتا ہے اور قرآن حکیم کی تفسیر اور فضیلت کو جس نہج سے اور جس انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے حق یہ ہے کہ یہ اسی مقدس وجود کا فیضان ہے جسے اس زمانہ میں خود اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے مبعوث کیا۔ بظاہر اسکی تکذیب کی جاتی ہے۔ اسے افتراپردازیوں اور ہر طرح کے سب و شتم کا نشانہ بنایا جاتا ہے لیکن اس نے اس زمانہ میں اسلام کا جو عدیم النظیر علمِ کلام پیش کیا در پردہ اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے، اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی سعی کی جاتی ہے اور یوں عملی رنگ میں دُنیا اس کی سچائی اور حقانیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ الفضل ما شهدت به الاعداء۔

ذیل میں اِس سلسلے میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے واضح ہو جائے گا کہ اِس زمانہ میں بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کا جو عدیم النظیر علمِ کلام پیش فرمایا وہ کتنی شان اور اہمیت و عظمت کا حامل ہے! اور کس طرح ایک ایک کرکے دُنیا اس کی معترف اور قائل ہوتی جارہی ہے:۔

عقیدۂ وفاتِ مسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل جو غیر اسلامی عقائد امتدادِ زمانہ کے باعث مسلمانوں میں راہ پا گئے تھے ان میں سے ایک عقیدۂ حیاتِ مسیح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامًا بتایا کہ

"مسیح ابنِ مریم فوت ہو گیا وجعلناك المسيح ابن مريم۔" (تذکرہ)

چنانچہ حضور علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ حضرت عیسٰی وفات پاگئے اور اپنے کھُلے کھُلے نشانات سے میری سچائی ظاہر فرمائی۔
اِسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں مگر اسی قدر کافی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔۔۔
۔۔۔ اسلام کی زندگی حضرت عیسٰی کی موت میں ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲)

جب حضورؑ نے عقیدۂ وفاتِ مسیح کا اعلان فرمایا تو ملک میں حضور کے خلاف ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور اِس عقیدہ کو خلافِ اسلام قرار دیتے ہوئے اِس کی شدید مخالفت کی گئی لیکن آہستہ آہستہ حالات بدلتے گئے لوگ عقیدۂ وفاتِ مسیح کی معقولیت اور صداقت کے قائل ہوتے چلے گئے حتیٰ کہ عرب و ازہر (مصر) کے ممتاز اور چوٹی کے علماء نے یہ اعلان کر دیا کہ:۔

"مسیح کا ہندوستان کی طرف ہجرت کرکے بھاگ جانا اور اس شہر (سری نگر) میں اس کا وفات پا جانا از رُوئے عقل و نقل بعید نہیں۔"

(الاستاذ علامہ رشید رضا سابق مفتی مصر منقول از المنار جلد ۶ صفحہ ۴۲)

"قرآن مجید اور سُنّتِ مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں جس سے یہ عقیدہ درست قرار پائے اور دل مطمئن ہو جائے کہ حضرت عیسٰی جسم سمیت آسمان پر اُٹھائے اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں۔"

"حضرت عیسٰی کے بارہ میں قرآنی آیات بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے یہ وعدہ کیا تھا کہ انکو وفات دے گا اور ان کا رفع کرے گا اور انہیں کافروں کے شر سے بچائے گا۔ یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے۔ حضرت عیسٰی کے دشمن نہ انہیں قتل کرسکے اور نہ صلیب پر مار سکے البتہ خدا تعالیٰ نے ان کی مدّت حیات کو پورا کرکے انہیں وفات دی اور ان کا رفع فرمایا۔"

(الاستاذ محمود شلتوت مفتی ازہر یونیورسٹی مصر منقول از الرسالۃ ۱۰ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۱ صفحہ ۶۴۲)

ہندوستان کے بااثر مسلمان لیڈر اور علماء بھی آہستہ آہستہ وفاتِ مسیح کے قائل ہو گئے چنانچہ سر سید احمد خاں بانی علی گڑھ یونیورسٹی نے لکھا:۔

"اب ہم کو قرآن مجید پر غور کرنا چاہیئے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے۔۔۔۔ پہلی تین آیتوں سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا طبعی موت سے وفات پانا ظاہر ہے۔"

(تفسیر احمدی جلد ۲ صفحہ ۴۸)

مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک سوال کے جواب میں لکھا:۔

"وفاتِ مسیح کا ذکر خود قرآن مجید میں ہے۔"

(ملفوظاتِ آزاد صفحہ ۱۲۹)

علامہ اقبال نے لکھا:۔

"یہ عقیدہ کہ حضرت عیسٰی ایک فانی انسان کی مانند جامِ مرگ نوش فرما چکے ہیں نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔"

(روزنامہ آزاد ۲۱ ر اپریل ۱۹۵۰ء)

تحریک خاکسار کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی نے لکھا کہ:۔

"حضرت عیسٰی کی موت بھی اسی سُنّتِ الٰہی کے مطابق ہوئی جس کی بابت قرآن نے کہا ہے لن تجد لسنّت اللہ تبدیلا۔"

(تذکرہ جلد اوّل حاشیہ ص ۱۶-۱۷)

غلام احمد پرویز ایڈیٹر ماہنامہ طلوعِ اسلام نے یہ اعتراف کیا کہ:۔

"یہ عقیدہ کہ آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔"

(شعلۂ مستور ص ۷۲)

مسئلہ جہاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسئلہ جہاد کو ایسے رنگ میں پیش کیا جاتا تھا جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا تھا کہ گویا اسلام کے نزدیک تلوار کے ذریعے دین کی اشاعت جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخالفینِ اسلام اکثر یہ اعتراض کرتے تھے کہ اسلام تلوار کے ذریعے دُنیا میں پھیلایا گیا ہے۔ چنانچہ گاندھی جی نے کہا:۔

"اسلام ایسے ماحول میں پیدا ہوا جس کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی اور آج بھی تلوار ہے۔"

ایک عیسائی مصنّف ڈوزی نے یہ الزام لگایا کہ:۔

"محمد کے جرنیل ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر تبلیغ کرتے تھے۔"

مسلمانوں میں سے علماء کہلانے والے لوگ بھی اسی نظریہ کی تائید کرتے ہوئے برملا یہ کہنے میں کوئی حجاب محسوس نہ کرتے تھے کہ:۔

"ایک صدی کے اندر چوتھائی دُنیا مسلمان ہوگئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

("الجہاد فی الاسلام" از ابوالاعلیٰ مودودی)

ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر مسئلہ جہاد کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور صحیح اسلامی نظریہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

"قرآن شریف یونہی لڑائی کیلئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے روکتے ہیں کہ وہ خدا کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دینِ اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔"

(نور الحق حصہ اوّل ص ۴۵)

"ایسی گورنمنٹ سے جو دینِ اسلام اور دینی رسوم میں کوئی دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے قرآن شریف کی رُو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔"

(کشتی نوح حاشیہ ص ۶۸)

اِسی مسلک کو بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں فرمایا ع

"دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال"

جب حضور علیہ السلام نے مسئلہ جہاد کے متعلق یہ صحیح اسلامی نظریہ پیش کیا تو اس پر بھی آپ کی سخت مخالفت کی گئی۔ آپ پر جہاد کو منسوخ کرنے کا الزام لگایا گیا لیکن آہستہ آہستہ مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقہ میں یہ نظریہ مقبول ہوا اور وہ اِس کے قائل ہوتے چلے گئے چنانچہ علامہ اقبال جیسے ممتاز مفکر نے اِس نظریہ کو اپناتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"میں جنگ کا حامی نہیں ہوں نہ کوئی مسلمان شریعت کے حدودِ معینہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہو سکتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کی رُو سے جہاد یا جنگ کی صرف دو صورتیں ہیں محافظانہ اور مصلحانہ۔ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جب مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اور ان کو گھروں سے نکالا جائے مسلمان کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔۔۔۔ جوع الارض کی تسکین کے لئے جنگ کرنا دینِ اسلام میں حرام ہے علیٰ ہٰذا القیاس دین کی اشاعت کے لئے تلوار اُٹھانا بھی حرام ہے۔"

(اقبال نامہ ص ۲۰۳، ص ۲۰۴)

علامہ ڈاکٹر اقبال نے بعینہٖ وہی مسلک مسئلہ جہاد کے متعلق بیان کیا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں پیش فرمایا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر معقول انسان کے لئے اِس نظریہ کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نظریہ اب مقبولِ عام ہو چکا ہے۔ چنانچہ مشہور اہلِ حدیث عالم مولوی ابوبکر غزنوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ سمجھنا فاش غلطی ہے کہ جہاد کا مفہوم محض قتال یا لڑائی ہے۔ قرآن نے یہ لفظ بڑے وسیع مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ جہاد کا لغوی معنی کوشش کرنا ہے اور شرعی اعتبار سے ہر وہ کوشش جو ذاتی اغراض اور نفسانی خواہشات کی جگہ حق و صداقت کی راہ میں کی جائے جہاد سے تعبیر ہوتی ہے۔"

(ہفت روزہ توحید لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء)

عقیدۂ ناسخ و منسوخ

آج اگر مسلمانوں کو یہ بتایا جائے کہ ان کے بزرگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی آخری کامل اور مکمل کتاب قرآن مجید کی متعدد آیات منسوخ ہو چکی ہیں تو یقیناً انہیں تعجب ہوگا لیکن حقیقت یہی ہے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل تمام مسلمان علماء قرآن مجید کے متعلق عقیدہ ناسخ و منسوخ کے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس عقیدہ کے بغیر قرآن کریم کی تلاوت کرنے کو بھی حرام قرار دیتے تھے۔

حضرت امام محمد بن حزم رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ ناسخ و منسوخ کی تعریف یوں کرتے ہیں:۔

(ترجمہ) "قرآن مجید میں منسوخ آیات کا مطلب یہ ہے کہ ایک آیت قرآن میں لکھی جا چکی ہے لیکن وہ اب قابلِ عمل نہیں رہی اس کی تلاوت تو کرنی چاہیئے لیکن اس پر عمل ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ آیت اب منسوخ ہو چکی ہے اور اس کا حکم اب باطل ہو چکا ہے۔"

(الموجز فی الناسخ والمنسوخ ص ۱۴۶)

علماء کے نزدیک یہ عقیدہ اتنی اہمیت رکھتا تھا کہ جو لوگ منسوخ شدہ آیات کو نہ جانتے ہوں ان کے لئے انہوں نے قرآن مجید پڑھنا بھی منسوخ قرار دے دیا چنانچہ حضرت ابن خزیمہ لکھتے ہیں:۔

(ترجمہ) "جاننا چاہیئے کہ کسی شخص کو قرآن پڑھنا جائز نہیں جب تک کہ وہ ناسخ و منسوخ کو نہ جانتا ہو۔"

حضرت امام ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ اس کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ فتویٰ بالکل درست ہے اسلئے کہ اگر کوئی شخص ناسخ و منسوخ کو نہ جانتے ہوئے لوگوں کو قرآن سُنائے گا تو امر کو نہی کے ساتھ اور جائز کو ناجائز کے ساتھ ملا دیگا۔"

حضرت ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ عقیدہ اتنا اہم ہے کہ وہ لکھتے ہیں:۔

"ملحد کہتے ہیں کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو یہود کے مشابہ ہوئے حق سے روکنے والے بنے اور اللہ پر افترا کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہِ الٰہی ہوئے۔" (الموجز ص ۲۶۱)

یہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اتنا عام تھا کہ اہلِ حدیث علماء نے اپنی حمائل فوائد اللعصفیہ میں لکھا کہ:۔

"نسخ منجملہ مقدوراتِ الٰہی کے ہے انکار کرنا نسخ کا انکار کرنا قدرت کا ہے سارے اہلِ اسلام سلف و خلف اِس بات پر متفق ہیں کہ نسخ ثابت ہے۔" (ص ۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر اس عقیدہ کی معنرت کو واضح کیا اور اعلان فرمایا کہ:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم الکتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۵۹)

حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ اس مسلک کی بھی ابتداءً شدید مخالفت کی گئی لیکن آہستہ آہستہ سب اس کے قائل ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ مشہور عالم دین مولانا محمد اسلم جیراجپوری لکھتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ ان آیات کے متعلق جن کو لوگوں نے منسوخ الحکم قرار دیا ہے جس طرح ہم کو یہ یقین ہے کہ یہ قرآن کی احکامی آیتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو نازل فرمایا (باقی ص ۱۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا کامیاب دفاع

غیر مذاہب کو اسلام کے مقابل پر آنے کی دعوت اور ان پر اتمام حجت

سلطان احمد پیر کوٹی

مقصدِ بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا ایک بڑا مقصد یہ قرار دیا ہے کہ اس زمانہ میں ثابت کیا جائے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے، قرآن کریم ہی زندہ کتاب ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دیکھو میں زمین و آسمان کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مُردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۰ء)

حالتِ زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل اسلام کی حالت نازک ہو چکی تھی اور وہ ایک مُردہ دین سمجھا جانے لگا تھا۔ ایک طرف مسیحیت اس پر حملہ آور تھی اور مسلمان ہر میدان میں زک پر زک اٹھا رہے تھے۔ ہزاروں مسلمان اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت میں داخل ہو چکے تھے اور عیسائی منّاد اور پادری منبروں پر کھڑے ہو ہو کر اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر گندے اور فحش اعتراضات کر رہے تھے۔ دوسری طرف قوم ہنود جسے تبلیغ کے میدان میں کبھی بھی کامیابی نہیں ہوئی تھی اس میں بھی جرأت پیدا ہو گئی تھی کہ اپنے مذہب کو پھیلائے اس میں ایک فرقہ کھڑا ہو گیا جس نے تبلیغ کو اپنا مقصدِ وحید قرار دے لیا اور مسلمانوں کو ہندو مت میں داخل کرنے لگا۔ اس اندرونی مایوسی اور بیرونی حملوں کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف اسلام کی حفاظت کا کام شروع کیا بلکہ ان ادیان پر جارحانہ حملے کرکے انہیں میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا بلکہ مسلمانوں کی مایوسی کو امید میں بدل دیا۔ انہیں آپ نے یہ باور کرا دیا کہ وہ ایک زندہ مذہب کے پیرو ہیں انہیں ادیانِ باطلہ کے سامنے پیٹھ پھیر کر بھاگنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کے مقدر میں ان سب ادیان پر فتح پانا لکھا ہے۔

مذاہبِ عالم کو دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج۔

۱۸۸۰ء میں آپ نے مشہورِ عالم کتاب براہین احمدیہ لکھنا شروع کی جس میں آپ نے اسلام کی فضیلت و عظمت، قرآن کریم کی حقیقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر واضح اور مسکت دلائل درج فرمائے۔ اس کتاب کے شروع میں آپ نے دشمنانِ اسلام کو چیلنج دیا کہ اگر ان کے مذاہب میں زندگی کی رمق باقی ہے تو وہ اپنے مذاہب سے ان دلائل کا پانچواں حصہ ہی نکال دیں۔ اگر وہ ایسا کر لیں تو آپ انہیں دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع اربابِ مذہب و ملت کے جو حقانیت قرآن مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کرکے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے اُن سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیت فرقان مجید اور صدقِ رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اُسی کتاب مقدس سے اخذ کرکے تحریر کی ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کرکے دکھلا دے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آ گیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دیدونگا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۶-۲۷)

دشمنانِ اسلام نے اس چیلنج کو کیا قبول کرنا تھا انہیں اپنے اپنے مذہب کے لالے پڑ گئے۔ وہ اسلام جسے ہر مذہب کھا جانے کو تھا اس عظیم خادمِ اسلام کے میدان میں اترنے کے بعد اس کی تلوار ہر باطل دین پر چمکنے لگی اور ان مذاہب کو اپنی جان بچانے کی فکر پیدا ہو گئی۔

نشان نمائی کی عام دعوت

مارچ ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اپنے مامور اور مجددِ وقت ہونے کا دعویٰ فرمایا اور اس عظیم الشان دعویٰ کے اعلانِ عام کے ساتھ ہی آپ نے مذاہبِ عالم کے سربرآوردہ لیڈروں اور مقتدر راہنماؤں کو الٰہی بشارت کے ماتحت نشان نمائی کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا:-

"اصل مدعا ...... جس کے ابلاغ کیلئے میں مامور ہوا ہوں یہ ہے۔ دینِ حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتابِ حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے۔ اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں (خوارق و پیشین گوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے جس کو طالب صادق، اس خاکسار (مؤلف براہین احمدیہ) کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا اُن آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو آپ طالب صادق بن کر قادیان تشریف لاویں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر اُن آسمانی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کر لیں لیکن اس شرطِ نیت سے (جو طلبِ صادق کی نشانی ہے) کہ بمجرد معائنہ آسمانی نشانوں کے اسی جگہ (قادیان میں) شرفِ اظہارِ اسلام یا تصدیق خوارق سے مشرف ہو جائیں گے ...... اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سَو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔ اس دو سَو روپیہ ماہوار کو آپ اپنے شایانِ شان نہ سمجھیں تو اپنے حرجِ اوقات کے عوض یا ہماری وعدہ خلافی کا جرمانہ جو آپ اپنی شان کے لائق قرار دیں گے ہم اس کو بشرطِ استطاعت قبول کریں گے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۱-۲۲)

اس دعوتِ نشان نمائی کو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اور تمام بادشاہوں، فرمانرواؤں، وزراء، مدبرین، مصنفین اور دینی علماء کو بذریعہ رجسٹرڈ خطوط ارسال کیا گیا۔ حتی الوسع دنیا کا کوئی ایسا معروف آدمی نہ چھوڑا گیا جو کسی نہ کسی طرح کوئی اہمیت یا اثر یا شہرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتا ہو اور اس تک یہ خدائی آواز نہ پہنچی ہو۔

اس اشتہار کے نتیجہ میں ہندوستان میں ایک زبردست زلزلہ پیدا ہوا۔ غیر مذاہب کے پیرو مبہوت وحیران رہ گئے اور کسی کو آپ کی دعوت کو قبول کر کے اسلام کی سچائی کا تجربہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

روحانی مقابلہ کی دعوت

۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے "آئینہ کمالاتِ اسلام" کا اردو حصہ تالیف فرمایا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے اس کیلئے یہ خوب موقع ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امورِ غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا تو میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی جائیداد منقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہوگی اس کے حوالے کر دوں گا جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے اسی طور سے تاوان ادا کرنے میں اس کی تسلی دوں گا ..... اور اگر اب بھی میری طرف منہ نہ کریں تو اُن پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو چکی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۸)

حضور علیہ السلام کی اس دعوت کو بھی خوب مشتہر کیا گیا لیکن کسی مذہب کے پیرو نے اس روحانی مقابلہ میں سامنے آنے کی جرأت نہ کی اور اس طرح اسلام کو تمام دوسرے ادیان پر فتح حاصل ہوئی اور خدا تعالیٰ کی ان پر حجت پوری ہوئی۔

زندہ اور مُردہ خدا میں مقابلہ کی دعوت

۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو آپ نے ایک اشتہار بعنوان "الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار" شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے جملہ مذاہب کو عموماً اور مسیحیت کے پیروؤں کو خصوصاً دعوت دی کہ وہ اپنے مُردہ خدا اور ہمارے زندہ خدا کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔ اگر دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک کوئی عیسائی طالبِ حق ہے تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مُردہ خدا کا مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس باہم امتحان کے لئے چالیس دن کافی ہیں۔"

۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک اور اشتہار میں تحریر فرمایا۔

"دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ چالیس دن نہیں گزریں گے کہ وہ بعض آسمانی نشانوں سے تمہیں شرمندہ کرے گا۔ ناپاک ہیں وہ دل جو سچے ارادہ سے نہیں آزماتے اور پھر انکار کرتے ہیں اور پلید ہیں وہ طبیعتیں جو شرارت کی طرف جاتی ہیں نہ طلبِ حق کی طرف۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۱۶)

آپ کی اس دعوت کو بھی قبول کرنے کی کسی مذہب کے پیرو کو جرأت نہ ہوئی اور اس طرح ثابت ہو گیا کہ اسلام اور اسلام کا خدا زندہ ہیں اور غیر مذاہب اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور عون ونصرت سے محروم ہیں۔

ہندوستان کے ملک میں پائے جانے والے مذاہب کے راہنماؤں کو اجتماعی طور پر بلانے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علیحدہ علیحدہ طور پر بھی دعوتِ مقابلہ دی اور ان پر اتمامِ حجت کی۔ چنانچہ ہندوستان کے معروف مذاہب کو جو دعوت ہائے مقابلہ الگ الگ طور پر دی گئیں گو ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سارے زمانۂ حیات پر پھیلی ہوئی ہیں مگر یہاں ان میں سے بطور مثال چند ایک دعوتوں کا ذکر کیا جاتا ہے تا قارئین کرام معلوم کر لیں کہ اسلام کے اس عظیم جرنیل نے دشمنانِ اسلام کو کس طرح رگیدا، للکارا اور کس طرح خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے نتیجہ میں انہیں شکست سے دوچار کر کے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کی دائمی برکات و تاثیرات کو دنیا پر تابندہ طور پر ثابت کر دیا۔

ہندوؤں کو دعوتِ مقابلہ

ہندو مذہب گو ایک مُردہ مذہب تھا لیکن انیسویں صدی کے آخر میں اس میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا جو ترقی پسند تھا۔ یہ فرقہ آریہ سماج کے نام سے موسوم ہوا۔ اس فرقہ نے اسلام کی خراب حالت کو دیکھ کر مسلمانوں کو ہندو بنانا شروع کیا اور اس غرض کے لئے اس کے مذہبی لیڈروں نے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے شروع کر دیئے۔ سخت گندہ اور فحش لٹریچر شائع کیا اور تقاریر کے ذریعہ طعن و تشنیع کا سلسلہ جاری کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسا عاشقِ رسولؐ اور فدائی خیر الانامؐ کب خاموش رہ سکتا تھا۔ آپ اسلام کی حفاظت اور دفاع پر کمربستہ ہو گئے اور زبان و تحریر دونوں ذرائع سے کام لیتے ہوئے نہ صرف ان کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا بلکہ آریہ سماج کے عقائد اور وید کی ماہیت و حقیقت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے فضائل اور خوبیاں بیان کیں۔

رُوح کے متعلق عقیدہ کو بدلائل ثابت کرنے کا مطالبہ

۱۸۷۸ء میں سوامی دیانند سرسوتی بانیٔ آریہ سماج نے روح کے متعلق یہ عقیدہ شائع کیا:۔

"ارواح موجودہ بے انت ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشر کو بھی ان کی تعداد معلوم نہیں اس واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہیں گے مگر کبھی ختم نہیں ہوویں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس باطل عقیدہ کے خلاف اخبار سفیر ہند میں ایک زبردست سلسلہ مضامین شروع فرمایا اور اعلان فرمایا کہ اگر سوامی دیانند سرسوتی کا کوئی متبع اور پیرو اس عقیدہ کو بدلائل ثابت کر دے تو اسے پانچ سو روپیہ انعام دیا جائے گا لیکن آریہ سماج کے کسی ذی علم شخص نے حضور کی اس دعوت کو قبول نہ کیا اور راہِ فرار اختیار کر کے اپنے مذہب کے بطلان پر مُہرِ تصدیق ثبت کر دی۔

تناسخ کے ثبوت سے متعلق چیلنج

۲- اسی سال پنڈت کھڑک سنگھ ممبر آریہ سماج امرتسر کی استدعا پر ان سے مباحثہ کا آغاز کرتے ہوئے حضور نے ابطالِ تناسخ و مقابلہ وید و فرقان کے موضوع پر ایک معرکہ آرا مضمون مجلس مباحثہ میں پڑھ کر سنایا۔ اس مضمون میں حضور نے دعویٰ اور دلائل دونوں قرآن مجید سے پیش فرمائے اور پھر مخالف فریق سے مطالبہ کیا کہ وہ بھی اسی التزام سے وید سے تناسخ کا ثبوت پیش کرے۔ پنڈت کھڑک سنگھ سے کوئی جواب نہ بن آیا تو اس نے ادھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں۔ حضور نے اس دشمنِ اسلام کو اس کے گھر تک پہنچانے کیلئے ایک سوالنامہ تحریر فرمایا اور اس میں اٹھارہ احکام قرآنیہ درج فرمائے اور پنڈت جی سے کہا کہ وہ یہ پہلو وید سے دکھا دیں تو انہیں پانچ سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ آپ نے نہ صرف پچیس یوم کی مہلت مرحمت فرمائی بلکہ اس سلسلہ میں سوامی دیانند سرسوتی کو بھی مددگار بنانے کی اجازت دیدی۔

بعد میں حضور نے اس چیلنج کو آریوں کے دوسرے مشہور لیڈروں تک بھی وسیع کر دیا اور فرمایا:۔

"یہ کچھ ضرور نہیں کہ صرف پنڈت کھڑک سنگھ صاحب تحریر جواب کے لئے تن تنہا محنت اٹھائیں بلکہ میں عام اجازت دیتا ہوں کہ ..... کوئی صاحب اربابِ فضل و کمال میں سے متصدی جواب ہو۔"

مگر کسی آریہ لیڈر نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا اور خاموشی اختیار کر کے اسلام کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے اور اپنے مذہب کے بطلان پر مُہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ پنڈت کھڑک سنگھ نے تو نہ صرف میدانِ مقابلہ سے فرار اختیار کیا بلکہ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج کے پلیٹ فارم کو چھوڑ کر اصطباغ لے لیا اور پھر وید کے علوم الٰہی اور راستی سے بے نصیب ہونے پر خود مضامین لکھنے لگے۔

بانیٔ آریہ سماج کو صداقتِ اسلام معلوم کرنے کی دعوت

۳- ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی کو متعدد رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ دعوت دی کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اپنے باطل عقیدہ پر جمے رہنے کی بجائے قرآن کریم کے عقلی دلائل اور اس کی روحانی برکات ملاحظہ کرنے کیلئے "براہین احمدیہ" کا مطالعہ کریں اور اگر اس کے غیر جانبدارانہ مطالعہ کے بعد بھی آپ کی نظر میں اسلام کی صداقت مشکوک رہے تو قادیان تشریف لائیں آپ کی تسلی و تشفی کر دی جائے گی۔ آپ نے آمد و رفت کے اخراجات [illegible] خرچ خوراک کا بھی ذمہ لیا۔ [illegible] دعوت نامہ بذریعہ رجسٹرڈ خطوط روانہ کئے لیکن انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرف ذرا بھی توجہ نہ کی۔ آخر وقت تک سکوت اختیار کئے رہے اور اس طرح ثابت کر دیا کہ اسلام منجانب اللہ ہے اور اس کی روشن اور برتر تعلیم کے سامنے ویدوں کی کچھ پیش نہیں جاتی۔

آریوں کو دعوتِ مباہلہ

۴۔ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب "سرمہ چشم آریہ" تالیف فرمائی۔ یہ کتاب اس مباحثہ پر مشتمل ہے جو حضور علیہ السلام اور پنڈت مرلی دھر آریہ کے مابین بمقام ہوشیار پور ہوا اور اس میں معجزہ شق القمر، نجات دائمی ہے یا محدود، ارواح حادث ہیں یا قدیم، مسائل کے علاوہ تعلیماتِ وید و قرآن کے مقابلہ پر مفصل بحث ہے۔ اس کتاب کے آخر میں حضور نے تحریر فرمایا۔

"اگر کوئی آریہ ہمارے اس رسالہ کو پڑھ کر پھر بھی اپنی ضد کو چھوڑنا نہ چاہے اور اپنی کفریات سے باز نہ آوے تو ہم خدائے تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پا کر اس کو مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں۔"

حضور نے مباہلہ کے لئے ایک برس کی مدت مقرر فرمائی اور تحریر فرمایا کہ اگر ایک برس گزرنے کے بعد مجھ پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا یا ہدایتِ مقابل پر نازل نہ ہوا تو دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابلِ تاوان پانچسو روپیہ ہوگا۔ آپ نے اس مباہلہ کے لئے اولاً پنڈت مرلی دھر، ثانیاً لالہ جیون داس سیکرٹری آریہ سماج لاہور اور ثالثاً منشی اندرمن مراد آبادی کو مخاطب فرمایا اور اعلان فرمایا کہ ان کے بعد کوئی ذی علم آریہ ہو تو وہ مقابلہ پر آئے۔ حضور کی یہ دعوتِ مباہلہ بھی کسی آریہ لیڈر نے قبول نہ کی اور یوں اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی شکست کو قبول کر لیا۔

پنڈت لیکھرام کی موت سے متعلق پیشگوئی

۵۔ پنڈت لیکھرام نامی ایک آریہ نے اپنی کتاب "خبط احمدیہ" میں تحریر کیا کہ:۔

"جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں ایسا ہی قرآن اور اسکے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے خلاف ہیں ان کو جھوٹا اور غلط جانتا ہوں۔"

پھر کہا:۔

"اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور عزت نہیں پا سکتے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکھرام کو للکارا اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر اور فریق مقابل کی رضامندی حاصل کر کے اس کے متعلق ایک پیشگوئی فرمائی جس کا ماحصل اور مفہوم یہ تھا کہ:۔

(۱) لیکھرام جلد ہلاک ہو جائیگا

(۲) اس کی ہلاکت چھ سال کے اندر ہوگی (۳) وہ عید سے متصل دن ہلاک ہوگا (۴) وہ گوسالہ سامری کی طرح جلایا جائے گا اور اس کی راکھ دریا میں پھینکی جائے گی (۵) اسکی ہلاکت کیلئے ایک ایسا شخص مقرر کیا گیا ہے جس کے چہرہ سے خون ٹپک رہا ہے (۶) وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیغ کا کشتہ ہوگا یعنی وہ قتل کیا جائے گا۔

آپ نے ملک بھر کے مسلمانوں، آریوں اور عیسائیوں کے سامنے یہ زبردست تحدی بھی کی کہ:۔

"اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارقِ عادت اور اپنے اندر ہیبتِ الٰہی رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں پھانسی ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

پنڈت لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو عید الفطر کے دوسرے روز پیشگوئی کے عین مطابق ایک نامعلوم شخص کے خنجر سے قتل ہو کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان بنا اور آریوں پر اتمام حجت کا باعث ہوا۔

برہمو سماج پر اتمام حجت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندوؤں کے ایک دوسرے مشہور فرقہ برہمو سماج کے پنجاب میں سرگرم لیڈر پنڈت نرائن اگنی ہوتری سے "ضرورت الہام" کے موضوع پر مباحثہ کیا جو ۲۱ مئی سے ۱۶ جون ۱۸۷۹ء تک جاری رہا۔ حضور نے پنڈت جی کی اس تجویز پر صاد کیا کہ اس مباحثہ کو ان کے اخبار "ہندو باندھو" میں شائع کر دیا جائے مگر شرط یہ لگائی کہ برہمو سماج کے ایک فاضل مثلاً کیشب چندر سین اور ایک انگریز کو بطور ثالث نامزد کیا جائے۔ ثالث صاحبان ہر فریق کے بیان کو اپنی رائے سے توڑیں یا بحال رکھیں تا قارئین اصل نتیجہ تک پہنچ سکیں۔ پنڈت جی نے اس معقول اور مفید تجویز کو قبول کرنے کی بجائے صرف گزشتہ خط و کتابت شائع کر کے سکوت اختیار کر لیا اور پھر آٹھ سال کے بعد برہمو سماج ہی کو خیر باد کہہ دیا اور اس طرح وہ برہمو سماج پر اتمام حجت کے مصداق بنے۔

سکھ مذہب پر اتمام حجت

سکھ مذہب گو اسلام سے کئی سو سال بعد جاری ہوا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اسے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی تھی۔ آپ نے موعود ادیانِ عالم کا دعویٰ فرمایا تو اس مذہب کے پیروؤں نے بھی آپ کی مخالفت کی اور آپ کی بعثت کی غرض ہی چونکہ اظہارِ دین اور غلبہ اسلام بر ادیانِ باطلہ تھی اس لئے آپ کے فرائض میں سے اس مذہب کا بطلان بھی تھا۔ نومبر ۱۸۹۵ء میں آپ نے ایک کتاب "ست بچن" تالیف فرمائی اور اس میں ثابت فرمایا کہ بانیٔ سکھ مذہب حضرت باوا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ سچے مسلمان تھے۔ آپ نے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں واضح اور مستند تاریخی دلائل کے ساتھ ساتھ گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی بھائی بالا سے بھی متعدد اندرونی شہادات پیش فرمائیں۔

اس کتاب کے اکثر نسخے سکھ صاحبان نے خرید کئے اور ان میں سے ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ ایک سکھ بھائی ویر سنگھ ڈیلیٹ نے ۱۸۹۹ء میں لکھا کہ:۔

"ست بچن کے اثر سے کئی سکھ شیخ صاحب میں تبدیل ہو چکے ہیں۔"

(خالصہ سماچار ۹ دسمبر ۱۸۹۹)

قومی طور پر اس کتاب کا ردِّ عمل یہ ہوا کہ سکھوں میں ہلچل مچ گئی۔ انہوں نے اس دعویٰ کو جھٹلانے کے لئے متعدد روایات اختراع کیں۔ جنم ساکھی بھائی بالا کے اگلے ایڈیشن میں متعدد اقتباسات کو اپنے مطلب کے مطابق نئے سانچے میں ڈھال لیا۔ بعض سکھوں نے جنم ساکھی بھائی بالا کی تقدیس اور اس کے مستند ہونے سے ہی انکار کر دیا اور اسے جعلی اور فرضی قرار دیا۔ بعض سکھوں نے "ست بچن" کی تردید میں کتب بھی شائع کیں۔ مثلاً ۱۸۹۷ء میں سردار راجندر سنگھ نے "خبط قادیانی" نامی کتاب لکھی جس میں گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے کے دعویٰ پر غم و غصہ کا اظہار کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے بارہ میں گستاخی کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۷ اپریل ۱۸۹۷ء کو اس کتاب کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا عنوان تھا "سردار راجندر سنگھ متوجہ ہو کر سنیں"۔ آپ نے اس اشتہار میں تحریر فرمایا:۔

"کوئی برا مانے یا بھلا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں یہ نہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شاملِ حال ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں باقی سب مردہ پرستیاں ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

اس کے بعد لکھا:۔

"آپ اگر اپنے اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں تو ایک مجلس عام میں اس مضمون کی قسم کھاویں کہ درحقیقت باوا نانک دینِ اسلام سے بیزار تھے اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کو برا سمجھتے تھے اور نیز درحقیقت پیغمبر اسلام نعوذ باللہ ...... خدا کے سچے نبی نہیں تھے اور اگر یہ دونوں باتیں خلافِ واقعہ ہیں تو اسے قادر کرتار مجھے ایک سال تک اس گستاخی کی سخت سزا دے اور ہم آپ کی اس قسم پر پانچسو روپیہ ایک جگہ پر جہاں آپ کو اطمینان ہو جمع کرا دیتے ہیں۔ پس اگر آپ درحقیقت سچے ہونگے تو سال کے عرصہ تک آپ کے ایک بال کا نقصان بھی نہیں ہوگا بلکہ مفت پانسو روپیہ آپ کو ملے گا اور ہماری ذلت اور روسیاہی ہوگی اور اگر آپ پر کوئی عذاب نازل ہو گیا تو تمام سکھ صاحبان درست ہو جائیں گے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سردار راجندر سنگھ اِس آسمانی فیصلے پر تیار نہ ہوئے اور اس طرح سکھوں پر اتمام حجت کا باعث بنے۔

ہندوستان کے عیسائیوں پر اتمام حجت

۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "حجۃ الاسلام" شائع فرمایا۔ اس رسالہ میں حضور نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور بعض دوسرے عیسائی صاحبان کو اس عظیم الشان دعوت کے لئے بلایا کہ دنیا میں زندہ اور بابرکت اور آسمانی روشنی اپنے اندر رکھنے والا مذہب صرف اسلام ہے جس کے ثبوت کے نشان اب بھی اس کے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ پہلے تھے اور عیسائی مذہب تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور زندہ مذہب کی علامتیں اس میں موجود نہیں۔

نشان نمائی کی دعوت

آپ نے دونوں مذہبوں (اسلام اور عیسائیت) میں قطعی فیصلہ کرنے کے لئے کہ ان میں سے کونسا مذہب سچا اور زندہ ہے عیسائیوں کو نشان نمائی کی دعوت دی۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"صرف اس قدر کافی ہے کہ فریقین اپنے مذہب کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ سے آسمانی نشان چاہیں اور ان نشانوں کے ظہور کے لئے ایک سال کی میعاد قائم ہو۔ پھر جس فریق کی تائید میں کوئی آسمانی نشان ظاہر ہو جو انسانی طاقتوں سے بڑھکر ہو جس کا مقابلہ فریق مخالف سے نہ ہوسکے تو لازم ہوگا کہ فریق مغلوب اس فریق کا مذہب اختیار کرے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے آسمانی نشان کے ساتھ غالب کیا ہے اور مذہب اختیار کرنے سے اگر انکار کرے تو واجب ہوگا کہ اپنی نصف جائیداد اس سچے مذہب کی امداد کے لئے فریق غالب کے حوالہ کر دے۔ یہ ایسی صورت ہے کہ اس سے حق و باطل میں بکلی فرق ہو جائے گا۔"

اور فرمایا:۔

"اگر ایک سال کے عرصہ میں دونوں طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہو تو پھر کیونکہ فیصلہ ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ راقم اس صورت میں بھی اپنے تئیں مغلوب سمجھے گا اور ایسی سزا کے لائق ٹھہرے گا جو بیان ہو چکی ہے۔ چونکہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں اور فتح پانے کی بشارت پا چکا ہوں پس اگر کوئی عیسائی صاحب میرے مقابل آسمانی نشان دکھلا دیں یا میں ایک سال تک دکھلا نہ سکوں تو میرا باطل ہونا کھل گیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشان نمائی کے اس مقابلہ کے لئے بار بار عیسائیوں کو توجہ دلائی مگر کوئی صاحب مقابل پر نہ آئے اور اس طرح دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ اسلام کے مقابلہ میں مسیحیت میں زندگی کا ثبوت مہیا ہونا مشکل ہی نہیں محال امر ہے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم کی ہلاکت کے متعلق پیشگوئی

۲۔ عیسائیوں میں سے جو زیادہ گندہ دہانی سے کام لیتے تھے ان میں سے ڈپٹی عبداللہ آتھم بھی تھے۔ عبداللہ آتھم مسیحیوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ مسیحیت کی تائید میں اور اسلام کے خلاف متعدد کتب کے مصنف تھے۔

دنیوی حیثیت میں بھی دوسرے پادری صاحبان سے برتر تھے۔ مئی اور جون ۱۸۹۳ء کے دوران مسلمانوں اور مسیحیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے درمیان امرتسر میں مباحثہ کروایا۔ اس مباحثہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ ان دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔"

آپ نے بڑی تحدی سے فرمایا:۔

"اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی... ...تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔"

اس پیشگوئی کا شائع ہونا تھا کہ آتھم کی حالت بدلنی شروع ہوگئی۔ اس نے مسیحیت کی تائید میں کتب اور رسالے لکھنے بند کر دیئے، تبلیغ کا کام چھوڑ دیا۔ اس کی پریشانی اس قدر بڑھ گئی کہ وہ قریباً پاگل ہوگیا۔ اس کے اقوال، افعال اور حرکات نے ظاہر کر دیا کہ وہ ضرور اسلامی عظمت سے ڈر گیا ہے اور قرآن کریم اور عیسائی کتب کی رُو سے رجوع الی الحق کیلئے یہی کافی تھا اسلئے عبداللہ آتھم پندرہ ماہ کے اندر ہلاک ہونے سے بموجب وعدہ الٰہی محفوظ رہا اور اسے بڑے اور اصل ہاویہ میں گرنے سے بچا لیا گیا۔ لیکن بجائے اس کے کہ حجت کے پورا ہو جانے کے بعد عیسائیوں میں ندامت کا احساس پیدا ہوتا عبداللہ آتھم کے ہلاک نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے شور مچایا۔ خوشیاں منائیں۔ عبداللہ آتھم کے جلوس نکالے۔ یہ حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تو آپ نے پے در پے چار اشتہارات شائع فرمائے۔ پہلے اشتہار میں حضور نے اس شرط پر کہ عبداللہ آتھم مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھا جائیں تو ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ پھر ہر اشتہار میں ایک ایک ہزار روپیہ انعام بڑھتا گیا اور چوتھے اشتہار میں یہ رقم چار ہزار روپیہ ہوگئی۔ قسم کے الفاظ یہ تھے:۔

"پیشگوئی کے دنوں میں ہرگز میں نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا اور ہرگز اسلام کی عظمت میرے دل پر مؤثر نہیں ہوئی اور اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو اے قادر خدا ایک سال تک مجھ کو موت دے کر میرا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر۔"

(ضیاء الحق ص ۶۴)

نیز لکھا:۔

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیویں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے اور اگر وہ قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہ چھوڑیگا جس نے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔"

(اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۸۹۴ء)

آپ نے بڑی تحدی اور یقین سے تحریر فرمایا:۔

"اگر پادری صاحبان ملامت کرتے کرتے ان کو ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ میرے مقابل پر قسم کھانے کے لئے نہیں آئیں گے کیونکہ وہ دل میں جانتے ہیں کہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔"

(اشتہار ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء)

آخری اشتہار کی اشاعت پر ابھی سات ماہ کا عرصہ بھی نہیں گزرا تھا کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ عبداللہ آتھم ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہوگئے اور اس طرح وہ اسلام کی صداقت کا نشان بنے اور اسلام کی حجت عیسائیوں پر پوری ہوئی۔

لاہور کے بشپ جارج الفریڈ لیفرائے کو دعوت مقابلہ

۳۔ ۱۸۹۹ء میں دنیائے عیسائیت کے نامور مناد اور عبرانی، فارسی اور اردو کے فاضل پادری جارج الفریڈ لیفرائے کو لاہور کا بشپ مقرر کیا گیا۔ بشپ موصوف اپنے مذہب کی تبلیغ میں جارحانہ پالیسی کے قائل تھے۔ ۱۸ر مئی ۱۹۰۰ء میں انہوں نے "معصوم نبی" کے موضوع پر ایک تقریر کی جس میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار قرار دیا (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے بشپ صاحب موصوف کے تمام اعتراضات کا جواب دیا اور ان کے دعاوی کو ہباءً منثورا بنا دیا۔ پادری صاحب موصوف بہت خفیف ہوئے۔ انہوں نے اپنی خفت کو مٹانے کے لئے ۲۵ر مئی کو دوبارہ "زندہ رسول" کے موضوع پر تقریر کرنے سے متعلق اعلان کیا۔ حضور کو علم ہوا تو زندہ رسول کے متعلق ایک لاجواب مضمون تحریر فرمایا جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے ناقابل تردید دلائل پیش فرمائے اور فرمایا زندہ رسول اور زندہ نبی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کی برکات و تاثیرات کا سلسلہ قیامت تک جاری ہے۔

۲۵ر مئی کو بشپ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد یہ مضمون نہایت پُرشوکت انداز میں مفتی صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا۔ مضمون کا پڑھنا تھا کہ لاہور اسلام کی فتح کے نعروں سے گونج اٹھا اور بشپ صاحب موصوف کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے یہ کہہ کر چپ سادھ لی کہ

"تم مرزائی ہو ہم تم سے گفتگو نہیں کرتے ہمارے مخاطب عام مسلمان ہیں۔"

(الحکم ۳۱ر مئی ۱۹۰۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشپ صاحب موصوف کا تعاقب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۵ مئی کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا اور بشپ صاحب موصوف کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ آپ سے بحث کر لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر حضرت مسیح علیہ السلام کو معصوم ثابت کریں۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے۔"

(اشتہار جناب بشپ صاحب کے لیکچر "زندہ رسول" پر کچھ ضروری بیان۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

بشپ صاحب موصوف باوجود اخبارات کی پُرزور تحریک کے مقابلہ سے کنی کترا گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں عیسائیوں پر حجت تمام ہوئی۔ عیسائیت کے نمائندہ اور نامور متاد ہونے کی وجہ سے ان کے میدان چھوڑ دینے کو عوام اور ملکی اخبارات نے عیسائیت کی بھاری شکست قرار دیا۔

یورپ کے عیسائیوں پر اتمام حجت

لندن میں ایک پادری جان ہیوگ سمتھ پگٹ اسلام کی مخالفت میں بہت پیش پیش تھے۔ ۹ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا عنوان تھا "ایک الوہیت کے مدعی کو تنبیہ"۔ حضور نے تحریر فرمایا:۔

"یہ امر خدا کی غیرت کو بھڑکانے والا ہے کہ ایک شخص انسان ہو کر پھر خدا بنتا ہے اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور اس طرح پر خدا کے مقدس نبیوں کی بے عزتی کا بھی موجب ہوتا ہے اس لئے میرے سچے اور پاک اور کامل خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے کہ میں ایسے شخص کو آنے والی سزا سے متنبہ کروں۔"

(ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء)

اس اشتہار کی انگلستان کے اخبارات میں خوب اشاعت ہوئی۔ ۲۳ر اگست ۱۹۰۳ء کو "پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں" کے نام سے ایک اشتہار میں آپ نے پگٹ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونے کا لندن میں دعویٰ کیا ہے وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائیگا۔"

(ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۴)

حضور نے جب یہ پیشگوئی شائع فرمائی پگٹ اپنے پورے عروج پر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اس نے عیسائیوں کی مخالفت کی تاب نہ لا کر آخرکار اپنے دعویٰ مسیحیت کا ذکر تک چھوڑ دیا اور پھر لندن چھوڑ کر سپیکسٹن چلا گیا جہاں اپنی زندگی کے باقی ۲۵ سال گوشۂ تنہائی میں گزارنے کے بعد مارچ ۱۹۲۷ء میں نامرادی کی موت مر گیا۔ اس کے حق میں حضور کی پیشگوئی پوری ہو کر دنیائے عیسائیت پر حضور کے ہاتھوں اسلام کی حجت پوری ہوئی۔

امریکہ کے عیسائیوں پر اتمام حجت

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا ایک مشہور آدمی تھا۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے ہے اور اس کا راستہ صاف کرنے کے لئے آیا ہے۔ اپنی ترقی کو تیز تر کرنے کے لئے اس نے امریکہ میں صیحون نامی ایک شہر بسایا اور اعلان کیا کہ مسیح اسی شہر میں اُتریں گے۔ اس شخص کو اسلام سے سخت عداوت تھی اور ہمیشہ اسلام کے خلاف بدزبانی کرتا رہتا تھا۔ ۱۹۰۲ء میں اس نے شائع کیا کہ اگر مسلمان عیسائیت کو قبول نہیں کریں گے تو وہ سب کے سب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ حضور علیہ السلام کو اسکی پیشگوئی کا علم ہوا تو آپ نے فوراً ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں اسلام کی صداقت اور فضیلت بیان کرنے کے بعد تحریر فرمایا کہ مسیحیت کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے کروڑوں افراد کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے میں خدا کی طرف سے مسیح بنا کر بھیجا گیا ہوں تم مجھ سے مباہلہ کر لو اس سے جھوٹے اور سچے مذہب کا فیصلہ ہو جائے گا (ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء)۔ امریکہ کے اخبارات نے حضور علیہ السلام کے اس چیلنج کو خوب پھیلایا اور ڈاکٹر ڈوئی کو شرم بھی دلائی مگر اس نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا لیکن اسلام کی مخالفت سے باز نہ آیا۔ اس پر ۱۹۰۳ء میں ایک اور اشتہار "ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں" حضور علیہ السلام نے شائع فرمایا۔ اس میں تحریر فرمایا:۔

"مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دُکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیگا۔"

اس کے بعد لکھا کہ ڈوئی کو میں نے پہلے بھی دعوتِ مباہلہ دی تھی مگر اس نے اب تک اسکا کوئی جواب نہیں دیا اس لئے آج سے اُسے سات ماہ کی جواب کے لئے مہلت دی جاتی ہے نیز لکھا کہ "پس یقین رکھو کہ اس کے صیحون پر ایک آفت آنے والی ہے۔" آخر میں بلا اس کے جواب کا انتظار کئے دعا کی کہ اے خدا! "فیصلہ جلد کر۔ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے"۔ یہ اشتہار بھی بڑی کثرت سے بلاد مغربیہ میں شائع کیا گیا اور یورپ اور امریکہ کے اخبارات نے اس کا مضمون یا خلاصہ شائع کیا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے پر لوگوں نے اس سے سوال کیا کہ وہ کیوں ان اشتہارات کا جواب نہیں دیتا تو اس نے بڑے غرور سے کہا:۔

لوگ کہتے ہیں کہ "تم فلاں فلاں بات کا جواب کیوں نہیں دیتے جواب؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑے مکوڑوں کو جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں مگر میں ان کو موقع دیتا ہوں کہ میرے سے دُور چلے جائیں اور کچھ دن اور زندہ رہ لیں۔"

اُس کی سرکشی اور تکبر یہیں پر ختم نہ ہوا اُس نے کچھ دن کے بعد حضور علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی نسبت "بیوقوف محمدی مسیح" کے الفاظ استعمال کئے اور یہ بھی لکھا کہ:۔

"اگر میں زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں۔"

دسمبر ۱۹۰۳ء کو تو وہ کھُلا کھُلا مقابلہ پر آ کھڑا ہوا اور اعلان کیا کہ ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا ہے کہ تو اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ گویا حضرت اقدس کی پیشگوئی کے مقابلہ میں اس نے آپ کی ہلاکت کی پیشگوئی کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی خدا کے قہر کی زد میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ پاؤں جو اس نے اسلام کے عظیم فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر رکھنے چاہے تھے فالج کے ذریعہ شل کر دیئے۔ بعد میں وہ اتنا لاچار ہو گیا کہ اپنا کام اپنے نائبین کے سپرد کر کے خود ایک جزیرہ میں چلا گیا جس کی آب و ہوا فالج کے لئے مفید تھی۔ وہ صیحون سے باہر گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ذلت کے مزید سامان کئے۔ اس کے مریدوں کو اسکی صداقت پر شک پیدا ہو گیا اس لئے کہ وہ تو خود بیماروں کو شفا دیتا تھا پھر خود کیوں بیمار ہوا۔ انہوں نے اس کے پرائیویٹ کمروں کی تلاشی لی تو شراب کی بے شمار بوتلیں نکلیں اور اس کی بیوی نے بتایا کہ وہ بلانوش تھا۔ چھُپ چھُپ کر شراب نوشی کرتا تھا حالانکہ وہ مریدوں کو شراب نوشی سے سختی سے منع کرتا تھا۔ بعض غیر عورتوں سے اس کے ناجائز تعلقات بھی ثابت ہوئے۔ صیحون کے حسابات میں لاکھوں کی خیانت بھی ثابت ہوئی۔ جب ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کر سکا تو اپریل ۱۹۰۶ء میں اس کی جماعت کی طرف سے اسے اس کے عہدے سے معطل کر دیا گیا۔ اس نے اپنے مریدوں کو سمجھانا چاہا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر فنڈ زیر کنٹرول حاصل کرنا چاہا مگر ناکام ہوا۔ اس کا معمولی گزارہ مقرر کیا گیا اور اس کی لاچاری اس حد تک پہنچ گئی کہ اس کے حبشی نوکر ہی اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر رکھتے تھے۔ بالآخر وہ پاگل ہو گیا اور ۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کو بڑی حسرت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ موت کے وقت اس کے پاس صرف چار آدمی تھے اور اس کی پونجی کُل تیس روپیہ کے قریب تھی۔

یہ ایک عبرتناک واقعہ ہے اور اہل مغرب کے لئے کھُلا کھُلا نشان۔ بہت سے اخبارات نے بھی اُن دنوں اس امر کو تسلیم کیا کہ ڈوئی کے مقابلہ میں محمدی مسیح جیت گیا اور عیسائیت پر ایسی حجت ہوئی جس کے اپنے اور بیگانے سب گواہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں اسلام کی غیر مذاہب پر اتمام حجت کے یہ چند واقعات بطور نمونہ از خروارے ہیں۔ آپ کی ساری زندگی ہی کفر و باطل کے ساتھ کشتی میں گزری۔ آپ نے ہر مخالف کو مقابل پر بلایا، ہر مذہب کے پیروؤں کو للکارا اور آسمانی فیصلہ کے ذریعہ اسلام کی صداقت کو معلوم کرنے کی دعوت دی مگر کوئی دل گردہ والا آپ کے مقابلہ میں کھڑا نہ ہو سکا۔

آپ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہی نور ہے اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اَور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعتِ اُولیٰ اور جماعتِ احمدیہ کی بنیاد

۲۳ مارچ ——— ایک تاریخ ساز دن

مکرم مولوی نصراللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ

۱۸۸۹ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت اہم ہے۔ جب کہ ایک پاک گروہ نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر جمع ہو کر احیاءِ دینِ اسلام کے لئے عظیم الشان جدوجہد کا آغاز کیا۔ ماموریت سے بہت پہلے کی بات ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفاً یہ نظارہ دکھایا گیا کہ

"ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور میں اس کا مالی ہوں"

(حیات النبی جلد اوّل ص ۱۹
بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱ ص ۳۰)

اس میں بتایا گیا تھا کہ گلشنِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باغبانی آپ کے سپرد کی جانیوالی ہے اور یہ ماموریت کی پہلی بشارت تھی اس کشف کے ایک عرصہ بعد آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ کو عالمِ کشف میں شرفِ معانقہ بخشا گیا۔

ماموریت کا پہلا الہام

۱۸۸۲ء میں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک واقعہ کے بعد آپ پر الہام الٰہی کے دروازے کھولدئے گئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ماموریت کا پہلا الہام نازل کیا گیا۔ جس کے ابتدائی کلمات یہ ہیں:-

"یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ"

روحانی خزائن جلد اوّل (براہین حصہ سوم ص ۲۵۵)

یعنی اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں بلکہ خدا نے چلایا۔ خدا تعالیٰ نے تجھے قرآن سکھایا تا ان لوگوں کو تو ڈرائے جن کے باپ دادا کو انذار نہیں کیا گیا اور خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو اور مجرموں کی راہ کھل جائے۔ کہدے میں خدا کی طرف سے مامور اور اوّل المومنین ہوں

ماموریت کے اس پہلے الہام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے حقیقی منصب و مقام کی نشاندہی کر دی گئی تھی۔ مگر آپ چونکہ عشق کی منزلیں طے کر کے ذاتِ رسالت مآب میں کھو چکے تھے اور فنا فی الرسول کا مقام حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے تجدید و احیاء دین کا مقدس کام جاری رکھا اور کسی بیعت یا قیام جماعت کا ارادہ ظاہر نہ فرمایا تاوقتیکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ہو۔

بیعت کے لئے اذنِ الٰہی

آپ کے رفقاء کے دلوں میں یہ تحریک اگرچہ جاری تھی کہ آپ بیعت لیں مگر آپ انہیں یہی جواب دیتے

لَسْتُ بِمَامُوْرٍ

یعنی مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں دیا گیا

۱۸۸۸ء کے اوائل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا جس کے الفاظ یوں تھے:-

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

(تبلیغ رسالت جلد اوّل ص ۱۴۵)

یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا

اعلانِ بیعت

بیعت کا حکم ہونے پر آپ نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ مخلص وفادار اور جان نثار افراد پر مشتمل الٰہی جماعت کی بنیاد رکھی جائے جو اشاعت توحید الٰہی اور عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے والی ہو چنانچہ آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو اشتہار کے ذریعہ بیعت کا اعلان عام فرمایا۔ مگر اس میں آپ نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط تحریر نہیں کئے تھے۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کی شب (حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی) آپ نے "تکمیل تبلیغ" کا اشتہار تحریر فرمایا:۔

شرائطِ بیعت

اشتہار "تکمیل تبلیغ وگذارش ضروری" میں آپ نے بیعت کی دس شرطیں تجویز فرما دیں جو جماعت میں داخل ہونے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک پاک جماعت کی تیاری کے لئے حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل دس شرائط بیعت پیش کیں۔

اوّل:- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا

دوم:- یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:- یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:- یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم:- یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:- یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:- یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:- یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت اقدس نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاضر ہوں۔
(اشتہار تکمیل تبلیغ
۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء و تبلیغ رسالت جلد اول
بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم)

لدھیانہ میں ورودِ مسعود

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان کے مکان واقع محلہ جدید میں فروکش ہوئے جہاں سے آپ نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے جس میں خدمتِ اسلام کے لئے ایک متقی اور پاک جماعت کے قیام کی ضرورت و اہمیت بیان فرمائی۔

اس اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمادی کہ بیعت کرنے والے اصحاب ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں
(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۱۶۷)

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت اولیٰ کا آغاز

انہی ایام میں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے لڑکے کی شادی کی تقریب تھی جس میں شمولیت کے لئے انہوں نے درخواست کر رکھی تھی اسلئے بیعت لینے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مرتبہ ہوشیار پور میں جانا پڑا۔ اس تقریب سے فارغ ہو کر آپ لدھیانہ تشریف لے آئے

حضرت اقدس کے اشتہار پر جموں۔ خوست۔ بھیرہ۔ سیالکوٹ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ پٹیالہ۔ جالندھر مالیر کوٹلہ۔ انبالہ۔ کپورتھلہ اور میرٹھ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔

لدھیانہ میں پہلی بیعت کا آغاز حضرت منشی عبداللہ سنوری رض کی روایت کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جان رض کے مکان واقعہ محلہ جدید میں حضرت اقدس کی ہدایت کے مطابق حضرت حاجی الحرمین مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاول ۲۲ مارچ کو لدھیانہ پہنچے اور ۲۳ مارچ کو بیعت کا آغاز ہوا اور یہی تاریخ بیعت اولیٰ ۱۹۱۲ء سے دار البیعت لدھیانہ کے کتبے پر ثبت ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز اردو بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۱۹۸)

پس اس طرح ۲۰ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو نشاۃِ ثانیہ اسلام کے دورِ ثانی کی بنیاد جماعت احمدیہ کی صورت میں پڑی

بیعت اولیٰ کا تاریخی ریکارڈ

بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے مطابق ایک رجسٹر تیار ہوا جس کی پیشانی پر لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت" رجسٹر میں نام ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی

حضرت اقدس بیعت لینے کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں (جو دار البیعت کے نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حضرت حافظ حامد علی صاحب کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے بالترتیب بیعت کی۔

میر عباس علی صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب خوشنویس مرادآبادی مولوی عبداللہ صاحب سنوری، مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ۔ منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ اس کے بعد شیخ حامد علی صاحب ایک ایک آدمی باری باری بھیجتے رہے اس طرح پہلے دن چالیس احباب نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔
(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۱۷)

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت اقدس گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم (دختر حضرت صوفی احمد جان صاحب رض) نے بیعت کی۔ حضرت ام المومنین رض ابتداء ہی سے آپ کے سبھی دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے اپنے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں۔

یہ مبارک اور مقدس دن ـــ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء جو رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے احیاء اور آپ کی شریعت کے قیام کے لئے ایک نہایت ہی اہم دن تھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد

ایک مدت سے تھا جس کا انتظار آ ہی گیا
مہدیٔ دوراں امامِ کامگار آ ہی گیا

جس کی بعثت تھی مقدر ہو گیا اس کا ورود
جس نے آنا تھا بہ فضلِ کردگار آ ہی گیا

جس نے دی آ کے پھر افواجِ باطل کو شکست
وہ علمبردارِ حق وہ شہسوار آ ہی گیا

نورِ حق کی مشعلیں جس سے فروزاں ہو گئیں
جس کے دم سے ہو گیا دیں آشکار آ ہی گیا

جب کہا اس نے کہ "آؤ دوڑ کر میری طرف"
جس کی فطرت نیک تھی انجام کار آ ہی گیا

آسماں سے ہو رہا ہے پھر فرشتوں کا نزول
فتحِ دیں کا جس پہ ہے دارومدار آ ہی گیا

رخصت اے فصلِ خزاں اے دورِ حسرت الفراق
مژدہ اے اہلِ چمن ابرِ بہار آ ہی گیا

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

جب دورِ خسروی کا آغاز ہوا ـــ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے جماعت کی بنیاد پڑی ـــ اسلام کے جاں نثاروں کی جماعت ـــ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ـــ جن کے لئے مژدہ ہو

۲۳ مارچ

نویدِ مسرت لے کر آتا ہے جو افق اسلام سے ابھرنے والے درخشندہ آفتاب کو نصف النہار پر دیکھنے کے متمنی ہیں ـــ !!

ھو الشافی
حیوانات کا علاج
کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

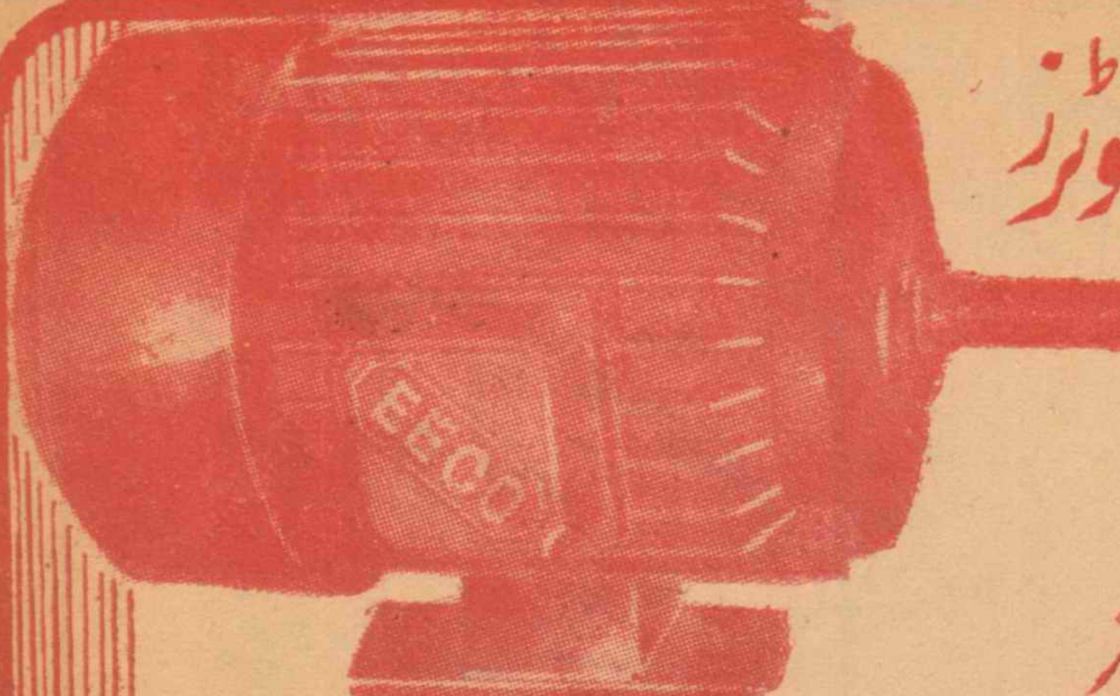

ایکو الیکٹرک موٹرز

½ تا ۴۰

ہارس پاور

تھری فیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لیئے

قیمت مناسب ـــ ڈیلرشپ کے لیئے رجوع کریں

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۶۱۶۵

شفا میڈیکو

- گزشتہ ۳۰ برس سے مریضوں کی خدمت کے لیئے دن رات کھلی رہتی ہے۔
- ہر قسم کی اعلیٰ معیاری ادویات جو کہ شک و شبہ سے بالاتر ہیں پورا سٹاک موجود رہتا ہے۔
- ڈاکٹری نسخہ جات بنانے کے لیئے مکمل ڈسپنسری۔
- نہایت خلیق و متحمل مزاج اور وسیع تجربہ رکھنے والا عملہ آپ کی تشریف آوری کا ہر وقت منتظر رہتا ہے۔

شفا میڈیکو

چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون ۶۳۶۹۳

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے ـــ! (مینیجر)

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٥ معیاری ٥ عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۱-۳۶۸۱

کو یاد فرمائیں

تازہ اور خالص مٹھائی

اور

عمدہ چائے

کیلئے

نذیری سٹال

مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں!

مسیح دجّال اور یاجوج ماجوج کا ظہور

از محمد اسد اللہ قریشی (انعام یافتہ) قیمت ۱۲ روپے

تاریخ احمدیت جموں و کشمیر۔ قیمت دس روپے

الشرکۃ الاسلامیۃ

گولبازار۔ ربوہ سے حاصل کریں!

آگیا آگیا تازہ سٹاک

- گرم کشمیری شالیں
- زنانہ و مردانہ ہر قسم
- دُھسّے۔ مرینہ وغیرہ
- ریڈی میڈ عوامی سُوٹ
- زنانہ و مردانہ
- کامدار اور پرنٹ قمیضیں
- لٹھے کی شلواریں اور پاجامے

الفردوس

کلاتھ مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

بقیہ صفحہ ۱۱

اور رسولؐ کے ذریعہ ہم کو ملیں تاوقتیکہ اسی طرح کا یقینی علم اس بات کا نہ حاصل ہو جائے کہ یہ آیتیں منسوخ ہو گئی ہیں ہم کیونکر انکے نسخ کے قائل ہو سکتے ہیں"!

(تاریخ القرآن صفحہ ۱۲۲)

مندرجہ بالا امور تو صرف بطور مثال عرض کئے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے بطلِ جلیل کی حیثیت سے اسلام کے جو بھی عقائد صحیحہ پیش کئے ایک ایک کر کے وہ سب اسلامی دنیا میں مقبول عام ہو چکے ہیں اور جس رنگ میں احمدیت نے قرآن پاک کی تفسیر کو پیش کیا ہے اسے سب اختیار کرتے جا رہے ہیں لیکن برملا اعتراف کرنے کی ابھی جرأت و ہمت نہیں۔ لیکن انشاء اللہ العزیز وہ وقت بھی یقیناً آنے والا ہے جبکہ سب یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گے کہ اس زمانہ میں صحیح اسلامی اور قرآنی عقائد کو بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی پیش فرمایا۔

سونے اور چاندی کے زیورات

کی

خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری۔ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵۰

فوری ضرورت

ہمیں اپنے ہسپتال۔ نور ہسپتال کراچی کے لئے ایک نرس یا ٹرینڈ مڈوائف اور ایک آیا نیز گھر کے لئے ایک آیا کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔

امیدوار اپنی جماعت کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ قائم کریں یا خود آ کر ملیں۔

ڈاکٹر مسز زبیدہ طاہر۔ انچارج نور ہسپتال

النور سوسائٹی۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

آپ کی اپنی

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے

آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

خالص شہد

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین کپڑے کی مشہور و معروف دوکان

مومن کلاتھ ہاؤس

517

گولبازار۔ ربوہ

دیانتداری ہمارا نصب العین ہے!

ہر قسم کے سُوتی و ریشمی دیدہ زیب ملبُوسات مثلاً

فلیٹ کریپ | لٹھا | سوفینی | دولی کریپ | پاپلین | ٹائیٹرون | دولی شفون | بیاہ شادی کے سوٹ | شرٹنگ کے ٹی | دوپٹے جارجٹ شفون | ہملٹن | بستر سیٹ | کیمرک پرنٹ | ساٹن | پردہ کلاتھ | وائل پرنٹ

اور دیگر اقسام کے پارچا ہمارے ہاں تسلی بخش اور مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

زیور کی خرید و فروخت
اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
گولبازار
محمود گولڈ سمتھ
ربوہ۔ فون نمبر ۶۸۱
پر تشریف لائیں

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر
کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

ملتان سائیکل ورکس
سائیکلوں کی ہر قسم کی مرمت تسلی بخش
کی جاتی ہے اور سائیکلوں کے سپیئر پارٹس
بھی مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویل
ڈینکی پمپ کی مرمت بھی تسلی بخش
کی جاتی ہے۔
پروپرائٹر،
ملتان سائیکل ورکس
نزد یو۔ بی۔ ایل گولبازار۔ ربوہ

شفا میڈیکو
ایکسرے ڈیپارٹمنٹ

- فیس ایکسرے ۱۶/- روپے
- فیس ای سی جی ۳۰/- ″
- گھر پر ایکسرے کرنے کی فیس ۵۰/- ″
- گھر پر ای سی جی کرنے کی فیس ۵۰/- ″

گاڑی کا انتظام فرم کرے گی۔
خون، بلغم، پیشاب وغیرہ کے امتحان کا
مکمل انتظام ہے۔
ہمارا ۳۰ سالہ تجربہ اور نیک شہرت
حُسنِ کارکردگی کی ضمانت ہے۔
شفا میڈیکو ایکسرے ڈیپارٹمنٹ
چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون نمبر ۶۳۶۹۳

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
معرکۃ الآراء تصنیف
دیباچہ تفسیر القرآن

یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی اس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے پُر معارف حقائق، انوار و برکات اور اسلام کی بے مثال، اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔

ہدیہ فی جلد مجلد بائیس ۲۲ روپے صرف علاوہ محصول ڈاک!

اس کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں۔

النّاشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ ٹیلیفون نمبر ۴۸۱

احمدی بھائیوں کی اپنی دُکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴
ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے
مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
واحد مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی فیشن کو کے
ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

شافی مطلق خدا تعالیٰ ہے
دواؤں میں شفاء اُسی نے رکھی ہے
ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
بیماروں کو شفاء عطا فرمائے
آمین
دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے
فون نمبر دفتر: ۶۰۲۲۰ / ۵۲۴۲۰ ÷ رہائش: ۶۲۹۳۰